(10)

# شام کے وقت جھاڑو لگانا

مفتیان وعلماء کرام ومشائخ عظام! کچھ لوگ کہتے ہیں کہ شام کے وقت جھاڑو نہیں لگانا چاہیے اس سے بے برکتی ہوتی ہے کیا یہ بات صحیح ہے؟

## الجواب بعون الوهاب وهو الموفق للصواب

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ أَمَّا بَعْدُ!

یہ سب باتیں بے بنیاد اور بے اصل ہیں ان کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ اس طرح کی چیزوں کو لوگ بدشگونی اور نحوست میں شمار کرتے ہیں اور بدشگونی کے متعلق نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

1. «إِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِي شَيْءٍ فَفِي الدَّارِ، وَالْمَرْأَةِ، وَالْفَرَسِ»

"اگر نحوست کسی چیز میں ہو تو گھر، عورت اور گھوڑے میں ہوسکتی ہے۔" [1]

2. نیز فرمایا: «لَا طِيَرَةَ، وَخَيْرُهَا الْفَأْلُ» قَالُوا: وَمَا الْفَأْلُ؟ قَالَ: «الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ»

"بدشگونی کی کوئی اصل نہیں البتہ نیک فال لینا کچھ برا نہیں ہے"۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: نیک فال کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "نیک بات جو کوئی تم میں سے سنے"۔ [2]

3. نیز فرمایا: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَطَيَّرَ وَلَا تُطُيِّرَ لَهُ، وَلَا تَكَهَّنَ وَلَا تُكُهِّنَ لَهُ»

[1] صحيح البخاري، كتاب النكاح، بَابُ مَا يُتَّقَى مِنْ شُؤْمِ الْمَرْأَةِ، حديث:5094. [2] صحيح البخاري، كتاب الطب، بَابُ الطِّيَرَةِ، حديث:5754.

''وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے بد فالی وبدشگونی لی یا جس کے لیے لی گئی، یا جس نے کہانت (علمِ نجوم) کی یا جس کے لیے کی گئی۔''[1]

یہ احادیث اس بات کی واضح دلیل ہیں کہ اس طرح کی سب چیزیں بے بنیاد ہیں۔

نیز شریعت کا اصول یہ ہے کہ معاملات میں اصل حلت ہے، جب تک کہ اس کے ناجائز ہونے کی کوئی دلیل نہ مل جائے۔ اس پر قرآن وحدیث سے واضح دلائل موجود ہیں:

4 رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

«الحَلَالُ مَا أَحَلَّ اللهُ فِي كِتَابِهِ، وَالحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللهُ فِي كِتَابِهِ، وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ»

''حلال وہ ہے جسے اللہ نے اپنی کتاب میں حلال کر دیا، اور حرام وہ ہے، جسے اللہ نے اپنی کتاب میں حرام کر دیا اور جس چیز کے بارے میں وہ خاموش رہا وہ اس قبیل سے ہے جسے اللہ نے معاف کر دیا ہے۔''[2]

اسے شیخ البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔

5 اور اسی طرح امام سیوطی رحمہ اللہ نے الأشباہ میں قاعدہ ذکر کیا ہے:

الْأَصْلُ فِي الْأَشْيَاءِ الْإِبَاحَةُ حَتَّى يَدُلَّ الدَّلِيلُ عَلَى التَّحْرِيمِ.

''معاملات میں اصل اباحت (جواز) ہے جب تک اس کی حرمت پر کوئی دلیل نا ہو۔''[3]

والله تعالى أعلم وإسناد العلم إليه أسلم وصلى الله على نبيّنا محمّد وعلى آله وصحبه أجمعين

## مفتیانِ عظام وعلماء کرام

| # | مفتیان کرام | دستخط | # | مفتیان کرام | دستخط |
|---|---|---|---|---|---|
| 1 | حافظ محمد شریف حفظہ اللہ (فیصل آباد) | [دستخط] | 2 | عبدالعزیز نورستانی حفظہ اللہ (پشاور) | [دستخط] |

[1] المعجم الكبير للطبراني، حديث:355، وصحيح الجامع، حديث:5435. [2] جامع الترمذي، كتاب اللباس، بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الفِرَاءِ، حديث:1726. [3] الأشباه والنظائر: ص:60.

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| 3 | مفتی بلال عبدالکریم حفظہ اللہ (گلگت) | | 4 | ثناء اللہ زاہدی حفظہ اللہ (صادق آباد) | |
| 5 | غلام مصطفی ظہیر حفظہ اللہ (سرگودھا) | | 6 | عبدالغفار اعوان حفظہ اللہ (اوکاڑہ) | |
| 7 | مفتی مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ (لاہور) | 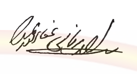 | 8 | مفتی محمد انس مدنی حفظہ اللہ (کراچی) | |
| 9 | واصل واسطی حفظہ اللہ (کوئٹہ) | 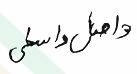 | 10 | ڈاکٹر کندی حفظہ اللہ (کشمیر) | |

مشرف عام

حافظ مسعود عالم حفظہ اللہ

نائب رئیس

مفتی ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

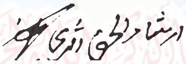

رئیس

مفتی حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ